!الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد

انسان کو اللہ تعالی سے کثرت کے ساتھ دعا کرنی چاہیے، کیونکہ دعا میں عاجزی ہے اور اللہ تعالی کو عاجزی پسند ہے۔

اسلام میں اپنے مسلمان بھائی کے لیے دعا کرنے کی ترغیب دی گئی ہے، بلکہ ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُو لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ، إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ: وَلَكَ بِمِثْلٍ (صحیح مسلم، الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار (2732

کوئی مسلمان بندہ نہیں جو اپنے بھائی کی پیٹھ پیچھے اس کے لیے دعا کرے، مگر ایک فرشتہ (ہے جو) کہتا ہے: تمہیں بھی اس کے مانند ملے۔

بہت سی احادیث میں ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے لیے دعا کی، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم آپ سے بارش کی دعا کروایا کرتے تھے، اسی طرح آپ نے بہت سے لوگوں کی ہدایت کی دعا بھی کی۔

غزوہ بدر کے موقع پر آپ ﷺ اپنے خیمے میں اللہ کے حضور یہ عرض کر رہے تھے ''اے اللہ! میں تجھے تیرے عہد اور وعدے کا واسطہ دیتا ہوں (کہ مسلمانوں کو فتح عطا فرما)۔ اے اللہ! اگر تیری یہی مرضی ہے کہ آج کے بعد تیری عبادت نہ ہو۔'' اتنے میں حضرت ابو بکرؓ نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر کہا: اللہ کے رسول ﷺ! بس یہ آپ کے لیے کافی ہے، آپ نے اپنے رب سے بہت الحاح اور زاری سے دعا کی ہے۔ آپ ﷺ زرہ پہنے ہوئے تھے اور یہ پڑھتے ہوئے باہر نکلے: ''عنقریب کفار کی جماعت شکست سے دوچار ہو جائے گی اور یہ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے بلکہ قیامت ان کے وعدے کا وقت ہے اور قیامت بہت بڑی آفت اور تلخ تر چیز ہے۔'' (راوی حدیث) خالد (نے یہ اضافہ بیان کیا ہے کہ یہ واقعہ غزوہ بدر کا ہے۔ (صحیح البخاري، الجهاد والسير: 2915

اس لیے مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے دعا کرے خاص طور فلسطین کے مسلمانوں کے لیے، کیونکہ دعا مسلمان کا بہت بڑا ہتھیار ہے۔

واللہ أعلم بالصواب.